فضائلِ قرآن

تالیف
علی اکبر تلافی

ترجمہ
سید ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

3/3/99
No. 7115 Date
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

فضائلِ قرآن

تالیف

علی اکبر تلافی

ترجمہ

سیّد ذوالفقار علی زیدی

ناشر

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب : فضائل قرآن (Khurram)

مؤلف : علی اکبر تلافی (Farhan)

مترجم : ذوالفقار علی زیدی (Suleman)

ایڈیشن : پہلا (Ali Raza)

سال طبع : جنوری ۱۹۹۹ء (Stinquishe)

ناشر : الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

صفحات : ۶۴

ہدیہ : ۲۵ روپے

تعداد : ایک ہزار

ملنے کا پتہ : علی بکڈپو عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ
علی بکڈپو اے / ون کلیشن گارڈن سولجر بازار ۳ کراچی

خط و کتابت : پوسٹ بکس: ۱۷۸۴۸، پوسٹ کوڈ: ۷۵۳۰۰ کراچی
گلشنِ اقبال

No... ....Date.........
...on.......................... ...Status ....
... .
NAJAFI BOOK LIB...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

کتاب (قرآن) جسے تم پر نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کو ان کے پروردگار کی اجازت سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال سکو جو ان کے غلبہ والے حمید پروردگار کی طرف کا راستہ ہے۔

تمام حمد و ثناء اس پروردگار کے لئے ہیں جس کے کلام کے انوار، رات کے اندھیروں میں ضوفشاں ہیں اور اس کی قدرت کے آثار دن کے تابندہ چہرے پر عیاں ہیں۔

خداوندا! اپنے برگزیدہ بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر بے حد درود نازل فرما جنہیں قرآن کے علوم فراوانی کے ساتھ عطا فرمائے تاکہ لوگوں کو گمراہی اور جہالت کے اندھیروں سے نجات دلائیں اور دنیا کو علم و ایمان کے نور سے منور کریں۔

میرے معبود! تیری مخلوق پر تیری حجت، تیرے ولی اور حضرت مہدی موعود کو ظاہر فرما جو تیری آسمانی کتاب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں اور تیرے دین کی ترویج کے لئے قیام کریں۔

میرے معبود!

تو ہمیں ان لوگوں سے قرار دے جنہوں نے قرآن کی مضبوط رسی کو تھام رکھا ہو اور اس کے چراغ سے اپنے چراغ کو روشن

کرنے والے ہوں اور ہدایت و نجات کو اس کے علاوہ اور کہیں تلاش نہ کرتے ہوں۔

احادیث کا مجموعہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے قرآن کریم کے بارے میں بندوں کے فرائض اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو مربوط رکھنے کے بارے میں دینی نصوص کی ایک جھلک ہے جنہیں موضوع کے اعتبار سے مرتب کر کے پیش کیا گیا ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہر موضوع کے بارے میں مستند اسلامی مدارک سے احادیث پیش کی جائیں تاکہ قارئین کے لئے زیادہ سے زیادہ اطمینان کا باعث بنیں قرآن کریم کے معلمین اور اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ ان قیمتی جواہر سے جو رب العالمین کے کلام کے جلال و جمال کا بیان کرنے والے ہیں استفادہ کریں اور حق کے متلاشیوں کے سامنے نور ہدایت کا دروازہ کھولیں۔

خداوند عالم سے امید ہے کہ ہمارے کردار، گفتار، پندار اور افکار میں قرآن کی نورانیت کی جھلک پیدا ہو جائے اور یہ عظیم کتاب دنیا میں ہماری ہمدم اور آخرت میں ہمارے لئے شفاعت کرنے والی قرار پائے۔

علی اکبر تلافی
تہران پورٹ بکس
۱۴۴۵۵ / ۴۵۳

عرضِ ناشر

قرآن کریم جو تمام عالم انسانیت کے لئے پروردگار عالم کی طرف سے پسند کئے گئے دین اسلام کے آئین و احکام پر مشتمل اور ایسی جامعیت کا حامل ہے کہ کوئی خشک و تر چیز ایسی نہیں جس کا ذکر اس میں نہ ہوا ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان کی عقول ان کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن یہ یقین ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ انسان کی عقل ان تمام کا ادراک کر سکے گی۔ اس کا تعلق انسانی عقل کے معیار سے ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے قرآن تمام لوگوں کی فلاح و نجات چاہتا ہے۔ لیکن ہدایت کی منزل پر وہی لوگ پہنچ سکتے جو متقین ہوں اور قرآن فاسقوں اور ظالموں کے لئے ہدایت نہیں۔

قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو ہر زمانے اور ہر علاقے کے لوگوں کے لئے ہے اور گزرتے زمانے کے ساتھ اس میں تنگی نہیں آتی بلکہ اس کی تازگی اور جدت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی ایک آیت " لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ " تمام لوگوں کو ان کی حیثیت یعنی طہارت اور نجاست کے بارے میں آگاہ کرتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان شتر مرغ کی طرح جو ریت میں سر چھپا کر یہ سمجھ جاتا ہے کہ شکاری مجھے نہیں دیکھتا اپنے آپ کو اندھیرے میں رکھتا ہے۔

قرآن کریم سے وابستگی انسان کو اس کی ظاہری اور معنوی طہارت پر ابھارتی ہے نہ صرف ابھارتی ہے بلکہ اسے طاہر و مطہر کرتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے آپ کو اس سے وابستہ رکھے۔

معصوم کا فرمان ہے! "کیا ہوا ہے لوگوں کو کہ وہ جب اپنے کام کاج سے فارغ ہو جائیں اور رات کے پردے میں آرام کرنے لگیں تو اپنے اس آرام سے پہلے چند آیتیں قرآن کی کیوں نہیں پڑھتے"۔

الحسنین پبلشرز نے اسی موضوع پر اس سے قبل بھی ایک کتاب "احادیث قرآن" جس میں چالیس احادیث چار زبانوں میں شائع کی تھیں اب جبکہ ایک اور جامع اور بلیغ مجموعہ دستیاب ہوا ہے جسے جناب علی اکبر تلافی نے مرتب کیا ہے آپ کی کتب سے ہم آقائے امیری کے توسط سے آشنا ہوئے ایسی جامع اور مختصر کتب جن سے اس گہما گہمی اور تیزی کے دور میں بڑی آسانی کے ساتھ فیض حاصل کیا جاسکتا ہے اس سے قبل آپ کی ایک کتاب "فضائل حسین" "حسین اور حسینیت" کے نام سے ادارے نے چھاپی جسے بیحد پسند کیا گیا۔ انشاء اللہ اگر توفیق ہوئی تو آپ کی تمام مختصر اور جامع کتب کو جلد ہی قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم اس مجموعے کو تمام مومنین کے لئے فائدہ مند اور ہمارے لئے توشۂ آخرت قرار دے۔

والسلام

ذوالفقار علی زیدی

پوسٹ بکس ۱۷۸۲۸، پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰، کراچی

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱	قرآن کی منزلت	۹
۲	قرآن کی ہدایت	۱۳
۳	قرآن کی جاودانی	۱۶
۴	قرآن کی علمی جامعیت	۱۸
۵	قرآن کا احترام	۲۰
۶	حاملان قرآن کی عزت	۲۳
۷	حاملان قرآن کی منزلت	۲۴
۸	قرآن کا سیکھنا اور سکھانا	۲۷
۹	اولاد کو قرآن کی تعلیم	۲۹
۱۰	قرآن کے حفظ کرنے میں مشقت	۳۲
۱۱	قرات قرآن	۳۴
۱۲	قرآن ختم کرنا	۳۷
۱۳	ناظرہ قرآن پڑھنا	۳۸
۱۴		

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۵	غمگین آواز سے قرآن پڑھانا	۴۰
۱۶	اچھی آواز سے قرات کرنا	۴۳
۱۷	ترتیل کے ساتھ پڑھنا	۴۶
۱۸	قرات میں فسق وفجور کرنیوالوں کی لے کا ترک کرنا	۴۸
۱۹	گھر میں قرآن کی تلاوت	۴۹
۲۰	قرآن کی بہار	۵۱
۲۱	ہر حالت میں قرآن کی قرات	۵۲
۲۲	قرآن کا سننا	۵۳
۲۳	قرآن پر غور وفکر کرنا	۵۴
۲۴	قرآن پر عمل کرنا	۵۷
۲۵	تفسیر بالرائے	۶۱
۲۶	راسخون فی العلم	۶۳

ام حبیبہ فاونڈیشن

۱

قرآن کی منزلت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

یا علی! سَیِّدُ الْکَلامِ الْقُرْآنُ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! قرآن کلام کا سردار ہے۔ (تفسیر ابی الفتوح ۳۱۹/۲)

۲

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اَلْقُرآنُ غِنیً لَا غِنیٰ دُونَہُ وَلَا فَقْرَ بَعْدَہُ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن ایک ایسی تونگری ہے جس سے بڑھ کر کوئی تونگری نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس کے بعد کوئی احتیاج رہ جاتا ہے۔ (تفسیر ابی الفتوح ۱/۱۰-۱۱)

۳

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

فَضْلُ الْقُرْآنِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ، کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو دوسرے تمام کلاموں میں اسی طرح برتری اور فضیلت حاصل ہے جس طرح اللہ کو مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ (جامع الاخبار ۴۷۱، و تفسیر ابی الفتوح ۱۰/۱)

۴

قَالَ رَسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؛

أَصْدَقُ القَولِ وأبلَغُ المَوْعِظَةِ وأَحسَنُ القَصَصِ ، كتابُ اللّٰہِ.

(أمالی الصدوق /۳۹۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ؛ تمام باتوں سے سچی ، بلیغ ترین موعظہ اور بہترین قصہ اللہ کی کتاب ہے ۔

۵

قال علی علیہ السلام ۔

أفضلُ الذِكرِ القرآنُ ، بِہٖ تُشْرَحُ الصُدورُ و تَستَنِيرُ السَّرائِرُ ۔

(شرح غرر الحکم ۲/۴۵۰)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ؛ افضل ترین ذکر قرآن ہے ۔اس کے ذریعے سینے کھل جاتے ہیں اور انسان کے اندر نور آجاتا ہے ۔

۶

قال علی علیہ السلام ۔

فِيہِ رَبِيعُ القُلُوبِ وَيَنَابِيعُ العِلْمِ ۔ وَمَا لِلْقَلبِ جِلَاءٌ غَيرُہُ ۔

(نہج البلاغہ / ۲۵۴ ، خطبہ ۱۷۶)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ؛ قرآن دِلوں کی بہار ہے ، اور علوم

کے چشمے ہیں اور دلوں کو اس کے علاوہ اور کسی چیز سے جلا نہیں ملتی ہے۔

۷

قال علی علیہ السّلام۔

إِنَّ الْقُرْآنَ ظَاهِرُهُ أَنِيقٌ، وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ. لَا تَفْنَىٰ عَجَائِبُهُ وَلَا تَنْقَضِي غَرَائِبُهُ وَلَا تُكْشَفُ الظُّلُمَاتُ إِلَّا بِهِ۔ (الکافی ۲/۵۹۹؛ ونہج البلاغہ/۶۱، خطبہ ۱۸؛ وارشاد القلوب/۸)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا!

بے شک قرآن کا ظاہر تعجب انگیز اور نیک ہے۔ اس کا باطن عمیق اور گہرا ہے۔ اس کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں اور اندھیرے اس کے بغیر دور نہیں ہو سکتے۔

۸

قال علی بن الحسین علیہ السلام۔

لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحَشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِي؛

(الکافی ۲/۶۰۲؛ تفسیر العیاشی ۱/۲۲)

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا!

اگر مشرق مغرب کے درمیان رہنے والی تمام مخلوق مر جائے جب کہ

قرآن میرے ہمراہ ہو مجھے کوئی وحشت نہیں ہوگی ۔

٩

قال الصادق علیہ السلام:

لَقَدْ تَجَلَّى اللهُ لِخَلْقِهِ فِي كَلَامِهِ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۔ (التنبيهات العلية/١٣٩؛ وعوالی اللآلی ٤/١١٦)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا!

خداوندِ عالم نے اپنی مخلوق کے لئے اپنے کلام میں تجلّی فرمایا ہے لیکن لوگ بصیرت سے عاری ہیں ۔

۹

قرآن کی ہدایت

ہدایت قرآن

"اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ یَہْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ"

(الإسراء/۹)

بے شک یہ قرآن محکم ترین راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

۱۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم،

إذَا الْتَبَسَتْ عَلَیْکُمُ الْفِتَنُ، کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَیْکُمْ بِالْقُرْآنِ۔

(الکافی ۲/۵۹۹؛ و تفسیر العیاشی ۲/)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا!

جس وقت فتنے رات کی تاریکی کے ٹکڑوں کی مانند تمہیں ڈھانپ لیں تو تم پر لازم ہے قرآن کو تھامے رہو۔

۱۱

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم،

لَیْسَ الْقُرْآنُ بِالتِّلاوَۃِ وَلَا الْعِلْمُ بِالرِّوَایَۃِ وَلٰکِنَّ الْقُرْآنَ بِالْھِدَایَۃِ وَالْعِلْمَ بِالدِّرَایَۃِ۔

(کنز الاعمال ۱/۵۵۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا!

قرآن صرف تلاوت کے لئے نہیں اور نہ ہی علم کی روایت کے لئے لیکن قرآن ہدایت اور علم کی درایت کے لئے ہے۔

۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

مَاعَدَلَ أَحَدٌ عَنِ القُرآنِ إِلاَّ إِلَى النَّارِ۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ (الکافی ۲/۶۰۰)

جس کسی نے بھی قرآن سے روگردانی کی اس نے جہنم کی طرف رخ کیا۔

۱۳

قال امیرالمؤمنین علیہ السلام:

وَاعلَمُوا أَنَّ هٰذا القُرآنَ هُوَالنَاصِحُ الَّذِیْ لا يَغُشُّ، والهَادِیْ الَّذِی لَایُضِلُّ، و المُحَدِّثُ الَّذِی لَایَکْذِبُ۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ (نہج البلاغہ/۲۵۲، خطبہ ۱۷۶)

یقین رکھو قرآن ایک بے لوث نصیحت کرنے والا ہے۔ اور ایسا ہادی ہے جو گمراہ نہیں کرتا، ایک ایسا بولنے والا ہے جو جھوٹ نہیں کہتا۔

۱۴

قال علی علیہ السلام:

مَاجَالَسَ هٰذا القُرآنَ أحدٌ ، إلاقَامَ عَنْهُ بِزِيَادَةٍ أونُقصانٍ : زيادةٍ فِي هُدىً أونُقصانٍ مِن عَمىً ۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ؛ (نہج البلاغہ/٢٥٢،خطبۂ ١٧٦)

جس کسی نے بھی قرآن کے ساتھ، ہمنشینی کی تو بغیر کسی کمی اور اضافے کے نہیں اٹھا اضافہ اس کی ہدایت میں ہوا اور کمی اس کی جہالت میں ہوئی ۔

١٥

قال علی علیہ السلام :

مَنِ اتَّخَذَ قَوْلَ اللهِ دَلِيلاً ، هُدِيَ إلى الَّتي هِيَ أقْوَمُ ۔

(شرح غرر الحکم ٥/٣٧٤، ونہج البلاغہ ٢٠٥/خطبۂ ١٤٧)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا !

جس کسی نے اللہ کے کلام کو اپنے لئے راہنما بنایا تو محکم ترین راستے کی طرف ہدایت ہو گی ۔

١٦

قال الرضا علیہ السلام :

لَا تطلُبُوا الهُدیٰ فِی غَيرِ القُرآنِ ، فَتَضِلُّوا ۔

(العیون ٢/٥٦ ؛ والتوحید/٢٢٤ ؛ وأمالی الصدوق ؛ ٤٣٨)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا !

قرآن کے علاوہ اور کہیں ہدایت کی تلاش مت کرو اگر ایسا کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ۔

١٧

قرآن کی جاودانی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:-

كَلَامُ اللّٰهِ غَضٌّ جَدِيْدٌ طَرِيٌّ.

(مستدرک الوسائل؛ ٤/٢٣٧)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

خدا کے کلام میں جدت اور تازگی پائی جاتی ہے۔

١٨

قال الباقر علیہ السلام:

إِنَّ الْقُرْآنَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔

(تفسیر العیاشی، ٢/٢٠٣)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا!

قرآن ایک ایسا زندہ ہے جس نے مرنا نہیں۔

١٩

قال الکاظم علیہ السلام:

إِنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا بَالُ الْقُرْآنِ لَا يَزْدَادُ عِنْدَ النَّشْرِ وَالدِّرَاسَةِ إِلَّا غَضَاضَةً؟ فَقَالَ: لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُنْزِلْهُ لِزَمَانٍ دُوْنَ زَمَانٍ وَلَا لِنَاسٍ دُوْنَ نَاسٍ، فَهُوَ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ جَدِيْدٌ، وَعِنْدَ كُلِّ قَوْمٍ غَضٌّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(العیون ۲/۸۷ ؛ واعلام الدین/ ۳۱۱)

حضرت امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام نے فرمایا !

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ جب قرآن کھول کر پڑھا جاتا ہے ۔ تو ایک مسلسل تازگی پائی جاتی ہے ۔ آپ نے فرمایا وہ اس لئے کہ خداوند عالم نے اسے صرف کسی ایک زمانے یا خاص قوم کے لئے نہیں بھیجا بلکہ ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے ہے اس لئے اس کی تازگی قیامت تک برقرار رہے گی ۔

قرآن کی علمی جامعیت

«وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ۔
(النحل/۸۹)

ارشاد باری ہے:

ہم نے تمہاری طرف وہ کتاب نازل کی جو تمام چیزوں کو بیان کرنے والی ہے۔ ارشاد ہوا۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ۔ (الانعام، ۳۸)

ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو قرآن میں درج نہ ہو۔

۲۰

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (کنزالاعمال ۱/۵۴۸)

جو شخص اولین اور آخرین کا علم حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ قرآن میں تلاش کرے۔

۲۱

قال علی علیہ السلام!

مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَعِلْمُهُ فِي الْقُرْآنِ وَلٰكِنَّ عُقُوْلَ الرِّجَالِ تَعْجِزُ عَنْهُ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ! (ینابیع المودۃ/۳۱۲)

کوئی چیز ایسی نہیں جس کا علم قرآن میں نہ ہو لیکن انسان کی عقل اس کو درک کرنے سے عاجز ہے ۔

۲۲

قال علی علیہ السلام !

سَلُونِی عَنِ القرآنِ فَإِنَّ فِی القُرْآنِ بیانَ کلِّ شَیءٍ. فِیهِ عِلمُ الأوَّلِینَ وَالآخِرِین ۔

(تفسیر فرات ، ۶۸)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا !

قرآن کے بارے میں مجھ سے پوچھو کیوں کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے ۔ اور اس میں تمام اولین اور آخرین کا علم موجود ہے ۔

۲۳ قرآن کا احترام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم!

اَلْقُرْآنُ أفضلُ کُلِّ شَیْئٍ دُوْنَ اللہِ. فمن وَقَّرَ الْقُرْآنَ ، فَقَدْ وَقَّرَ اللہَ و مَنْ لَمْ یُوَقِّرِ القرآنَ، فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِحُرْمَۃِ اللہِ۔

(جامع الأخبار ٤٧١؛ وتفسیر أبي الفتوح ١/١١)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

قرآن اللہ کے سوا تمام چیزوں سے افضل و برتر ہے۔ جس کسی نے قرآن کی توقیر کی تو گویا اس نے خدا کی عزت و توقیر کی اور جو کوئی قرآن کی عزت و توقیر نہ کرے تو گویا اس نے خدا کے احترام کو سبک جانا۔

۲۴ منزلت حاملانِ قرآن

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

حَمَلَۃُ الْقُرآنِ عُرَفَاءُ أَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

(الکافی ۲/۶۰۶؛ والخصال ۱/۲۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

حاملانِ قرآن اہل جنت کے جانے پہچانے ہیں۔

۲۵

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم؛

أَشْرَافُ أُمَّتِی حَمَلَۃُ الْقُرآنِ۔

(معانی الاخبار/۱۷۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

میری امت کے شریف ترین افراد حاملان قرآن ہیں۔

۳۶

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وسلم!

أَھْلُ الْقُرْآنِ أَھْلُ اللّٰہِ وَ خَاصَّتُہُ۔

(مجمع البیان ۱/۱۵؛ وشرح غرر الحکم ۱/۳۸۲؛ وأعلام الدین/۱۰۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

قرآن والے، اللہ والے ہی ہیں اور اس کی بارگاہ کے خاص لوگ ہیں۔

۳۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ الْعَامِلُونَ بِهِ، حِزْبُ اللّٰہِ وَأَوْلِيَاؤُہُ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (جامع الاحادیث/۷۶)

قرآن کے وہ حاملین جو اس پر عمل کرتے ہیں خدا کے گروہ کے افراد ہیں اور اس کے اولیاء ہیں۔

علامہ مجلسی نے حاملانِ قرآن کو ۳ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱ــــ وہ گروہ جو قرآن کے الفاظ کو صحیح اور درست یاد کر لیتے ہیں یہ حاملانِ قرآن کا پہلا مرتبہ ہے۔ اس میں علم قرآت اور اس کے آداب اور اچھی طرح حفظ کر کے اس کی حفاظت کرنا ہے۔

۲ ـــ وہ گروہ جو الفاظ کو اچھی طرح یاد رکھنے کے ساتھ قرآن کے معنی کو بھی سمجھتا ہے۔ پہلے زمانے میں یہ رائج تھا کہ قاریانِ قرآن اس کے معنی بھی سکھاتے تھے۔ اور یہ مرتبہ صرف الفاظ قرآن کو یاد کرنے سے بالاتر مرتبہ ہے۔ اور اس میں فضیلت کا معیار معانی قرآن کی فہم کی بنا پر ہوتا ہے۔

۳ ـــ قرآن کو سمجھ کر یاد کر کے اس پر عمل کرنے اور قرآن کے احکام کے مطابق پسندیدہ اخلاق سے متصف اور ایسے اخلاق سے اپنے آپ کو بچا لینا جس کی قرآن مذمت کرتا ہے۔ پس قرآن کا حقیقی حامل وہ ہے جو اس کے الفاظ اور معانی کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ صفات حسنہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرے۔

۴۸

حاملان قرآن کی عزّت

قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم :

یا أبا ذرّ ! مِنْ إجلالِ اللّٰہِ : إکرامُ ذِی الشَّیْبَۃِ المُسلمِ، و إکرامُ حَمَلَۃِ القرآنِ العَامِلِیْنَ بِہٖ وَ إکرامُ السُّلطانِ المُقْسِطِ ۔

(مکارم الأخلاق / ۶۷ ؛ وامالی الطوسی ۲/۱۴۹؛ ونوادر الراوندی/۷)

اے اباذر ! مسلمان بوڑھوں کی تعظیم وتکریم کرنا خداوند عالم کی تعظیم وتکریم بجالانا ہے۔ نیز حاملان قرآن جو اس پر عمل کرتے ہوں اور حکمران عادل کی عزت کرنا بھی خدا کی عزت کرنا ہے۔

۲۹

حاملین قرآن کی منزلت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ثُمَّ نَادَىٰ بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ: يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ! تَوَاضَعْ بِهِ، يَرْفَعْكَ اللّٰهُ وَ لَا تَعَزَّزْ بِهِ، فَيُذِلَّكَ اللّٰهُ. يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ! تَزَيَّنْ بِهِ لِلّٰهِ يُزَيِّنْكَ اللّٰهُ بِهِ وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَكَ اللّٰهُ بِهِ۔ (الکافی ۲/۶۰۴؛ والبحار ۹۲/۱۸۵، ومستدرک الوسائل ۴/۲۵۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تمام لوگوں میں علانیہ اور مخفی طور پر فروتنی کرنے اور خشوع کرنے کے سزاوار حامل قرآن ہیں۔ اور لوگوں میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے کے سب سے زیادہ حقدار حامل قرآن ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اونچی آواز سے فرمایا!

"اے حامل قرآن! قرآن کی خاطر فروتنی اختیار کرو تاکہ خدا اس بنا پر تمہیں بلند کرے۔

اس کے ذریعے عزت و بزرگی کے درپے نہ ہو کہ خداوند عالم تجھے پست

وذلیل کرے۔

اے حامل قرآن خدا کے لئے خود کو قرآن کے ساتھ آراستہ کرو کہ خدا تجھے اس کے ذریعے زینت دے۔ اپنے آپ کو قرآن کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لئے آراستہ مت کرو کہ خدا تجھے لوگوں کے سامنے اس کے ذریعے شرمندہ کرے۔

۳۰

قال الصادق علیه السلام:

اَلقُرّاءُ ثَلاثَةٌ: قارِیءٌ قَرَأَ القرآنَ لِیَستَدِرَّ بِهِ المُلُوکَ، وَیَستَطِیلَ بِهِ عَلَی النّاسِ فَذاكَ مِنْ أهلِ النّارِ. وَقارِیءٌ قَرَأَ القرآنَ فَحَفَظَ حُرُوفَهُ وَضَیَّعَ حُدُودَهُ فَذاكَ مِنْ أهلِ النّارِ. وَقارِیءٌ قَرَأَ القرآنَ فَاستَتَرَ بِهِ تَحتَ بُرْنُسِهِ فَهُوَ یَعمَلُ بِمُحکَمِهِ وَیُؤمِنُ بِمُتَشابِهِهِ وَیُقِیمُ فَرائِضَهُ وَیُحِلُّ حَلالَهُ وَیُحَرِّمُ حَرامَهُ فَهذا مِمَّنْ یُنقِذُهُ اللهُ مِنْ مُضِلّاتِ الفِتَنِ، وَهُوَ مِنْ أهلِ الجَنَّةِ وَیَشفَعُ فِیمَنْ شاءَ. (الخصال ۱/۱۴۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

قاریان قرآن تین قسم کے ہیں۔

۱ــــ ایک تو وہ جو قرآن اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس بناپر حکمرانوں

سے فائدے حاصل کریں اور لوگوں کے درمیان فخر فروشی کرتے پھریں۔ یہ لوگ اہلِ جہنم میں سے ہیں۔

۲ — دوسرا وہ جو قرآن کے الفاظ کو درست یاد رکھتا ہے لیکن اس کے احکام کی رعایت نہیں رکھتا تو ایسا شخص بھی اہل جہنم میں سے ہے۔

۳ — جو لوگ قرآن پڑھنے اور اس کے احکام کے تحت اپنی اصلاح میں مشغول رہیں اس کے محکمات پر عمل کریں متشابہات پر ایمان رکھیں اور واجبات کو ادا کریں۔ اس کے حلال کو حلال جانیں اور حرام کو حرام سمجھ کر دور رہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں خداوند عالم نے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھا ہے اور یہی لوگ اہلِ بہشت میں سے ہیں۔ اور یہی لوگ جس کسی کے بارے میں چاہیں شفاعت کر سکیں گے۔

۳۱

قرآن کو سیکھنا اور سکھانا

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم :

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةٌ فَتَعَلَّمُوا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

(تفسیر الإمام/ ۶۰ ؛ ومجمع البیان ۱/ ۱۶ وجامع الاخبار/ ۴۷ ؛ وتفسیر أبي الفتوح ۱/ ۱۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

بے شک قرآن الٰہی ادب ہے پس جس قدر تم سے ہو سکے اس الٰہی ادب کو سیکھو ۔

۳۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ ۔ (جامع الاحادیث/ ۶۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

تم سب قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ ۔

۳۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : (جامع الاحادیث/ ۷۴)

تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور لوگوں کو سکھا دے ۔

۳۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

مَنْ عَلَّمَ آيَةً فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالىٰ، كَانَ لَهُ أَجْرُهَا مَا تُلِيَتْ ۔ (مستدرک الوسائل ۴/۲۳۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص قرآن کی کوئی آیت کسی کو سکھا دے گا جب بھی وہ آیت پڑھی جائے گی اس سکھانے والے کو بھی اس کا اجر ملتا رہے گا ۔

۳۵

قال علی علیہ السلام :

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ ؛ فَإِنَّهُ أَحْسَنُ الْحَدِيثِ ۔

(نہج البلاغہ/۱۶۴، خطبہ ۱۱۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

قرآن کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ وہ بہترین کلام ہے ۔

۳۶

قال الصادق علیہ السلام :

يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَمُوتَ، حَتَّىٰ يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ ۔ (الکافی ۲/۶۰۷ ؛ وعدۃ الداعی/۲۶۹؛ والدعوات/۲۲۰)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :

مومن کے لئے شایان شان یہ ہے کہ قرآن سیکھ کر دنیا سے چلا جائے یا کم از کم قرآن کی تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہو ۔ کہ موت آجائے ۔

۳۷

اولاد کو قرآن کی تعلیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَىٰ ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ.

(الکافی ۲/۶۰۷؛ وعدۃ الداعی/۲۶۹؛ والدعوات/۲۳۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

اپنی اولاد کو تین باتوں کی تربیت کرو، تمہارے نبیؐ کی محبت اس کے اہل بیتؑ کی محبت، اور قرآن کی تلاوت۔

۳۸

قال علی علیہ السلام:

حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ: أَنْ يُحَسِّنَ اسْمَهُ وَيُحَسِّنَ أَدَبَهُ وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ۔

(نہج البلاغہ/۵۴۶؛ حکمت/۳۹۹)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے، اچھے اخلاق کی طرف ابھارے اور قرآن کی تعلیم دے۔

۳۹

قال الصادق علیه السلام :

عَلِّمُوا أولادکُمْ یٰسٓ ؛ فإنّها رَیحانَةُ الْقُرْآنِ .

(أمالی الطوسی ۲/۲۹۰)

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔

اپنی اولاد کو سورۂ یٰسین کی تعلیم دو کیوں کہ سورۂ یٰسین قرآن کا گلدستہ ہے ۔

۴۰

قال الصادق علیه السلام :

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ .

(الکافی ۲/۶۰۳؛ وثواب الأعمال/۱۲۶؛ و أعلام الدین/۱۰۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔

کوئی نوجوان مومن اگر قرآن کی قرات کرتا ہے تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے ۔

۴۱

قال رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم :

لا یُعَذِّبُ اللهُ قَلْباً وَعَی القرآنَ .

(أمالی الطوسی ۱/۶؛ وجامع الأخبار/۴۸ و ۵۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

خدا کسی ایسے دل پر عذاب نہیں کرے گا جس نے قرآن کو اپنے اندر جگہ دی ہو۔

۴۲

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اَلْقَلْبُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔ کشف الأسرار میبدی ۷/۴۰۵۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ایسا دل جس میں قرآن سے متعلق کوئی چیز نہ ہو اس کی مثال ویران گھر جیسی ہے۔

۴۳

قال الصادق علیه السلام،

اَلْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ، اَلْعَامِلُ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ۔ (الکافی ۲/۶۰۳؛ وأمالی الصدوق/۵۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

وہ حافظ قرآن جو اس پر عمل بھی کرتا ہے خدا کے نیکوکار معزز سفیروں کے ہمراہ ہوگا۔

۴۴

قرآن کے حفظ کرنے میں مشقت

قال الصادق علیه السلام،

إنَّ الَّذِیْ یُعَالِجُ الْقرآنَ وَیَحفَظُهٗ بِمَشقَّةٍ مِنهُ و قِلَّةِ حِفْظٍ، لَهٗ أجْرَانِ۔

(الکافی ۲/۶۰۶؛ وثواب الأعمال/۱۲۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

جو شخص قرآن کو حفظ کرنے میں کوشش کرے اور حافظے کی کمی کی وجہ سے زیادہ محنت و مشقت کرنی پڑے تو خداوند عالم اسے دو اجر دے گا۔ (ایک حفظ اور دوسرے مشقت کرنے کا)

۴۵

قال الصادق علیه السلام،

من شُدِّدَ عَلَیهِ فِی الْقُرآنِ، کَانَ له أجْرَانِ - وَمَنْ یُسِّرَ عَلَیهِ، کَانَ مَعَ الْأوَّلِینَ۔

(الکافی ۲/۶۰۷؛ وثواب الأعمال ر/۱۲۵)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

جو محنت و مشقت کے ساتھ قرآن سیکھے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ جو

شخص آسانی کے ساتھ سیکھ لے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ محشور ہو گا جو خداوند رسول پر سب سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔

۴۶

قال الصادق علیہ السلام ؛

اَلنَّظَرُ فِی الْمُصْحَفِ مِنْ غَیْرِ قِرَاءَۃٍ عِبَادَۃٌ ۔

جامع الاحادیث/۱۲۶ ؛ وکتاب من لا یحضرہ الفقیہ ۲/ ۲۰۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

قرآن کریم کو پڑھنے کے بغیر صرف اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔

۴۷

قرائت قرآن

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

أفضل العبادة تلاوت القرآن۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کی تلاوت بہترین عبادت ہے۔

۴۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مَنْ كَانَ الْقُرآنُ حَدِيثَهُ، وَالْمَسْجِدُ بَيْتَهُ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

(أمالي الصدوق/٤٠٥؛ ثواب الأعمال/٤٧؛ التهذيب ٣/٢٥٥)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کسی کی باتیں قرآن ہوں، مسجد اس کے لئے گھر کی مانند ہو تو خداوند عالم بہشت میں اس کے لئے ایک گھر بنا دے گا۔

۴۹

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ لَتَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ، وَإِنَّ جِلَاءَهَا قِرَاءَةُ الْقُرآنِ۔ (ارشاد القلوب/۷۸)

بے شک دلوں میں اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے۔ اور اسے قرآن کے ذریعے ہی جلا مل سکتی ہے۔

۵۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُحَدِّثَ رَبَّهُ فَلْيَقْرَءِ الْقُرْآنَ

(کنزالاعمال ۱/۵۱۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ اپنے پروردگار کے ساتھ باتیں کرے تو اسے چاہیئے کہ قرآن کی تلاوت کرے۔

۵۱

قال علی علیہ السلام،

مَنْ أَنِسَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، لَمْ تُوحِشْهُ مُفَارِقَةُ الْإِخْوَانِ۔

(شرح غررالحکم ۵/۳۶۹)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

جو شخص قرآن کی تلاوت سے مانوس ہو گا۔ وہ اپنے احباب اور دوستوں کی دوری سے دل تنگ نہیں ہو گا۔

۵۲

قال الصادق علیہ السلام،

اَلقُرآنُ عَهدُ اللهِ اِلیٰ خَلقِهِ . فَقَدْ یَنبَغِی لِلمَرءِ المُسلِمِ اَن یَنظُرَ فی عَهدِهِ ، وأن یَقرَأ مِنهُ فِی کُلِّ یومٍ خَمسِینَ آیةً .

(الکافی ۲/۶۰۹)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

قرآن خداوند عالم کا اس کی مخلوق کے ساتھ عہدنامہ ہے پس ایک انسان پر لازم ہے کہ اپنے اس عہدنامے کو دیکھے اور ہر روز پچاس آیتیں قرآن کی پڑھے۔

۵۳

ختم قرآن

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم:

مَنْ خَتَمَ الْقُرآنَ ، فَكَأَنَّمَا اُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ لٰكِنَّهُ لَا يُوحَىٰ إِلَيْهِ۔

(الکافی ۲/۶۰٤ ؛ وفی مجمع البیان ۱/۱۶ ، قرأ بدل ختم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے قرآن کو ختم کیا تو گویا نبوت نے اس کے اندر راہ پائی مگر یہ کہ اس پر وحی نازل نہیں کی جاتی۔

۵۴

ناظرہ قرآن پڑھنا

قال علی علیہ السلام:۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَصْحَفِ أَفْضَلُ مِنَ الْقِرَاءَةِ ظَاهِراً۔

(جامع الاخبار/۴۸)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

قرآن کو ناظرہ پڑھنا زبانی پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

۵۵

قال الباقر علیہ السلام؛

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ، اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمُصْحَفِ۔

(الغایات/۱۸۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

افضل ترین عبادت یہ ہے کہ انسان قرآن شریف سے دیکھ کر تلاوت کرے۔

۵۶

قال الصادق علیہ السلام؛

ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ، وَعَالِمٌ بَيْنَ جُهَّالٍ وَمُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْغُبَارُ لَا يُقْرَأُ فِيهِ۔

(الکافی ۲/۶۱۳؛ والخصال ۱/۱۴۲)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔
تین چیزیں خدا کے ہاں شکایت کریں گی۔ ویران مسجد جہاں لوگ نماز نہیں پڑھتے، عالم جو جاہلوں کے درمیان تنہا رہ جائے، اور وہ قرآن جس پر غبار پڑا ہوا اور جس کی قرات نہ کی جائے۔

۵۷

غمگین آواز کیساتھ قرأت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم،

إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ، فَابْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا، فَتَبَاكُوا.

(جامع الاخبار/۵۷ ، وامالی المرتضیٰ ۲۵/۱)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

بے شک قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے جب تم اس کی تلاوت کرنے لگو تو روتے ہوئے پڑھو رو نہ سکو تو (کم از کم) رونے کی سی حالت اپنے اوپر طاری کرلو۔

۵۸

قال الصادق علیہ السلام،

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ، تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ، وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ۔ (الکافی ۶۱۳/۲)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

قرآن کریم کا ناظرہ پڑھنا، پڑھنے والے کے والدین پر عذاب کی تخفیف کا باعث ہوتا ہے چاہے وہ دونوں کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

۵۹

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،

أَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً مَنْ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَحَزَّنُ فِيهِ۔ (کنزالاعمال ۱/۲ ۶۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن کی قرأت کے اعتبار سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کی قرات کرتا ہے تو غمگین آواز کے ساتھ کرتا ہے۔

۶۰

قال الصادق علیہ السلام ،

إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ . فَاقْرَؤُوهُ بِالْحُزْنِ۔

(الکافی ۲/۶۱٤)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا پس تم اس کی تلاوت حزن کے ساتھ کرو۔

۶۱

كَانَ الْكَاظِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ يُحَزِّنُ ، وَيَبْكِي وَيَبْكِي السَّامِعُونَ لِتِلَاوَتِهِ۔ (الارشاد ۲/۲۳۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ جب آپ قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے تو غم انگیز آواز کے ساتھ تلاوت کرتے تھے ساتھ ہی روتے جاتے تھے۔ اور آپ کی

تلاوت سننے والے لوگ بھی روتے تھے۔

۶۲

قال الصادق علیہ السلام،

كَانَ الكاظِمُ عليه السّلامُ إذا قَرَأَ كانَتْ قِراءَتُهُ حُزناً وكأنّما يُخاطِبُ إنساناً۔

(الدعوات/۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔
کہ حضرت امام کاظم علیہ السلام جب تلاوت کرتے تھے تو آپ کی تلاوت غم انگیز ہوتی تھی اور آپ اس طرح تلاوت کرتے جیسے کہ کسی انسان سے مخاطب ہوں۔

۶۳

اچھی آواز کیساتھ قرآن کی تلاوت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

لِکُلِّ شیءٍ حِلْیَةٌ وحِلْیَةُ الْقُرآنِ الصَّوتُ الحَسَنُ۔ (الکافی ۲/۶۱۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ہر چیز کے لئے کوئی زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۶۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حَسِّنُوا الْقُرآنَ بِأَصْوَاتِکُمْ. فَإِنَّ الصَّوتَ الْحَسَنَ یَزِیدُ الْقرآنَ حُسْنًا۔ (العیون ۲/۶۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔

اچھی آوازوں کے ذریعے قرآن کو حسن دو کیوں کہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

۶۵

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

زَیِّنُوا الْقُرآنَ بِأَصْوَاتِکُمْ۔

(سنن ابن ماجه ۱/۴۲۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
اپنی اچھی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت دو۔

۶۶

سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
أیُّ النّاسِ أحْسَنُ صوتاً بالقرآن؟
قال: مَنْ إذا سَمِعْتَ قراءَتَهُ رأیتَ أنَّهُ یَخْشَی اللّٰهَ۔
(البحار ۹۲/۱۹۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ قرآن کی اچھی آواز کے ساتھ قرات کرتے ہیں؟ فرمایا جب اس کی قرات کو سنتے ہو تو تم یقین کے ساتھ محسوس کرتے ہو کہ وہ شخص خوفِ خدا رکھتا ہے۔

۶۷

قال الصادق علیہ السلام،
کانَ عَلِیُّ بنِ الحُسَیْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلیهِ أحْسَنُ النّاسِ صَوتاً بالقُرآنِ وکانَ السَقّاؤونَ یَمُرُّونَ فَیَقِفُونَ بِبابِهِ یَسْمَعُونَ قِراءَتَهُ۔

(الکافی ۲/۶۱۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

حضرت علی ابن الحسین امام زین العابدین علیہ السلام قرآن کی تلاوت کرنے میں تمام لوگوں سے بڑھ کر اچھی آواز رکھتے تھے۔ جب سقہ لوگ آپ کے دولت کدے کے سامنے سے گزر جاتے تھے تو کھڑے ہو کر آپ کی تلاوت کو سنتے تھے۔

۶۸

ترتیل کے ساتھ قرات

وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلًا ۔ (المزمل/۴)

قرآن کو ترتیل (واضح اور مخارج کی صحیح ادائیگی) کے ساتھ پڑھو ۔

۶۹

قال علی علیہ السلام فی معنی الآیۃ :

بَیِّنْہُ تِبْیَانًا وَلَا تَہُذَّہُ ھَذَّ الشِّعْرِ ۔ وَلَا تَنْثُرْہُ نَثْرَ الرَّمْلِ ۔ وَلٰکِنِ اقْرَعُوا قُلُوبَکُمُ الْقَاسِیَۃَ وَلَا یَکُنْ ھَمُّ اَحَدِکُمْ آخِرَ السُّورَۃِ ۔

(الکافی ۲/۶۱۴، وتفسیر القمی ۲/۳۹۲ ؛ ونوادر الراوندی /۳۰)

حضرت علی علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ۔

قرآن کو روشن اور واضح کر کے پڑھو اشعار کی طرح جلد مت پڑھو نہ توریت کے ذروں کی طرح منتشر کرو اور اپنے سخت دلوں کو نرمی اور بیداری کی کی طرف ابھارو اور اپنی ہمت اس پر صرف نہ کرو کہ جلد از جلد سورۃ ختم کرو ۔

۷۰

قال الصادق علیہ السلام ،

اِنَّ الْقُرْآنَ لَا یُقْرَأُ ھَذْرَمَۃً ، وَلٰکِنْ یُرَتَّلُ تَرْتِیلًا ۔

(الکافی ۲/۶۱۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ،

بے شک قرآن کو جلدی اور سختی کے ساتھ نہ پڑھا جائے بلکہ آرام کے ساتھ اور واضح کر کے پڑھا جائے۔

۷۱

قال الصادق علیہ السلام ؛

هُوَ اَنْ تَتَمَكَّثَ فِيْهِ، وَتُحَسِّنَ فِيْهِ صَوْتَكَ۔

(مجمع البیان ۱۰/۳۷۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔

ترتیل سے مراد رک رک کر قرآن کی قرات کے ساتھ غور و فکر کرنا اور اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا ہے۔

۴۷

قرآنِ کریم کی تلاوت میں اہلِ فسق کی آواز سے پرہیز کرنا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم:

إِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِأَلْحَانِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا . وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَأَهْلِ الْكَبَائِرِ ! فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرَجِّعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ . قُلُوبُهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبُ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

(الکافی ۶۱۴/۲؛ والدعوات/ ۲۴؛ وجامع الأخبار/ ۵۷. ومجمع البیان ۱۶/۱؛ واعلام الدین/ ۱۰۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

قرآن کو عرب کی آواز اور لہجے میں پڑھو اور اہلِ فسق فجور اور گناہ کبیرہ والوں کے لحن سے بچے رہو۔ کیوں کہ میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو غنا و نوحہ اور نصاریٰ کے ترانوں کے طرح گلے سے گھماتے ہوئے پڑھیں گے۔ قرآن ان کے دلوں میں راہ نہیں پاتا۔ ان کے دل اور ان لوگوں کے دل جو انہیں پسند کرتے ہوں سرنگوں ہو جائیں گے۔

۷۳

گھروں میں قرآن کی تلاوت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَوِّرُوا بُيُوتَكُم بِتِلاوَةِ القرآنِ.

(الکافی ۲/۶۱۰؛ وعدۃ الداعی/۲۶۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،
اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے منور کرو۔

۷۴

قال علی علیہ السلام،

اَلْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَ يُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ، تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَ تَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ، وَ يُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَ تَهْجُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

(الکافی ۲/۶۱۰؛ وأعلام الدین/۱۰۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور خدا کو یاد رکھا جاتا ہے۔ اس میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے۔ اس گھر میں فرشتے آتے ہیں۔ شیاطین اس گھر سے دور جانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور وہ گھر آسمان والوں کے لئے روشن نظر آتا ہے بالکل اسی طرح جیسے اہلِ زمین کو ستارے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ایسا گھر جس میں قرآن نہیں پڑھا جاتا۔ اور خدا کی یاد نہیں کی جاتی، اس کی برکت گھٹ جاتی ہے فرشتے اس گھر سے دور ہو جاتے ہیں اور شیاطین اس میں گھس آتے ہیں۔

۷۵

قرآن کی بہار

قال الباقر علیه السلام:

لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيعٌ وَ رَبِيعُ الْقُرآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ۔

(الکافی ۲/۶۳۰؛ وأمالی الصدوق/۵۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:۔

ہر چیز کی ایک بہار ہوتی ہے اور قرآن کی بہار ماہ رمضان ہے ۔

۷۶

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

مَنْ تَلا فيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كانَ لَهُ مِثْلُ أجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقرآنَ في غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ۔

(العیون ۱/۲۹۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اس مہینے (رمضان) میں قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کرے گا۔ اسے دوسرے مہینوں میں قرآن ختم کرنے کے برابر اجر ملے گا۔

۷۷

ہر حالت میں قرآن کی قرات

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم:

وَعَلَيْكَ بِتِلاوَةِ الْقُرآنِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ۔

(الکافی ۸/۷۹؛ والمحاسن/۱۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

تم پر ہر حالت میں قرآن کی تلاوت لازمی ہے۔

۷۸

قال رجاء بن ابی الضحاک:

كَانَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يُكْثِرُ بِاللَّيْلِ فِي فِرَاشِهِ مِنْ تِلاوَةِ الْقُرآنِ فَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ بَكَى، وَسَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔

(العیون ۲/۱۸۱)

رجاء بن ابی ضحاک روایت کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام رات کو اپنے بستر پر قرآن کی تلاوت بہت زیادہ کرتے تھے جب وقت آپ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں بہشت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو آپ بہت گریہ کرتے خدا سے بہشت کی طلب کرتے اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے۔

۷۹

قرآن کا سُننا

وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔ (الاعراف/ ۲۰٤)

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

قارِئُ الْقُرآنِ وَالْمُستَمِعُ فِي الْأَجْرِ سَواءٌ ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ۔ (مستدرک الوسائل، ٤/ ٢٦١)

قرآن کی تلاوت کرنے والا اور سُننے والا اجر میں برابر ہیں ۔

۸۰

قال الصادق علیہ السلام :

مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ، كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً ، وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً ۔

(الکافی ۲/ ٦١٢ ؛ وعدۃ الداعی / ۲۱۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :

جو شخص خود قرآن کی تلاوت کئے بغیر اللہ کی کتاب کا ایک بھی حرف سنے گا تو خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھے گا ۔ اور اس کے نامۂ عمل سے ایک گناہ کو محو کریگا ۔ اور اس کا ایک درجہ بلند کرے گا ۔

۸۱

قرآن میں غور و فکر

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ۔ (ص/۲۹)

خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

قرآن ایک ایسی بابرکت کتاب ہے جسے تم پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور صاحبان عقل نصیحت حاصل کریں۔

۸۲

قال علیؑ علیہ السلام،

أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ۔

(معانی الأخبار/۲۲۶؛ والکافی ۱/۳۶؛ واعلام الدین/۱۰۰)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا؛

لوگو! خبردار رہو جس تلاوت میں غور و فکر نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

۸۳

قال علی علیہ السلام،

تَدَبَّرُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ، وَاعْتَبِرُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ الْعِبَرِ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ (شرح غرر الحکم ۳/۲۸۴)

قرآن کی آیات پر غور و فکر کرو اور اس سے عبرت پکڑو۔ کیونکہ

یہ بلیغ ترین عبرت کا سامان ہیں۔

۸۴

قال علی علیہ السلام،

تَفَقَّهُوا فِی الْقُرْآنِ ؛ فَإِنَّهُ رَبِیعُ الْقُلُوبِ ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، (نہج البلاغہ/۱۶۴؛ خطبۃ/۱۱۰)

قرآن کو سمجھو اور غور و فکر کرو کیوں کہ قرآن دلوں کی بہار ہے۔

۸۵

قال السّجاد علیہ السلام،

آیاتُ الْقُرْآنِ خَزائِنُ الْعِلْمِ ۔ فَكُلَّمَا فُتِحَتْ خَزانَةٌ، یَنْبَغی لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فیها ۔ (الکافی ۲/۶۰۹، وعدۃ الداعی/۲۶۷)

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا،

قرآن کی آیات علم کے خزینے ہیں لہذا جب کبھی بھی کوئی خزینہ کھل جائے تو تمہیں دیکھنا چاہیے کہ اس میں کیا ہے۔

۸۶

قال الصادق علیہ السلام،

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ فِیهِ مَنارُ الْهُدَىٰ وَمَصابِیحُ الدُّجَىٰ ۔ فَلْیَجِلْ جالٍ بَصَرَهُ ، وَیَفْتَحْ لِلضِّیاءِ نَظَرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَیاةُ قَلْبِ الْبَصِیرِ ۔ (الکافی ۲/۵۹۹ و ۶۰۰)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

بے شک قرآن ہدایت کا مشعل اور اندھیروں کو دور کرنے والا چراغ ہے۔ لہٰذا حق کے متلاشیوں کو چاہیئے کہ اپنی آنکھوں کو کھول کر نور حاصل کرنے کے لئے دل کی بصیرت سے کام لیں۔ کیوں کہ غور وفکر کرنا بصیرت رکھنے والے دلوں کے لئے زندگی کا باعث ہے۔

قرآن پر عمل

هٰذا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ - (الانعام/۱۵۵)

خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

یہ کتاب بابرکت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے پس تم اس کی پیروی کرو۔

۸۶

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم:

مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ، مَنِ اسْتَحَلَّ حَرَامَهُ۔

(التحف/۵۶؛ وکنز الفوائد/۱۶۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کے حرام کو حلال جانا۔

۸۷

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى۔ (عقاب الأعمال/۳۳۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل نہ کرے۔ تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن اندھا بنا کر محشور کرے گا۔

۸۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،

رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ ، وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ ۔

(جامع الاخبار/۵۶؛ والتنبیهات العلیة ، ۱۶۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

بسا اوقات لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں مگر قرآن ان پر لعنت کرتا ہے ۔

۸۹

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ ، وَآثَرَ عَلَيْهِ حُبَّ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا اِسْتَوْجَبَ سَخَطَ اللهِ تَعَالىٰ ۔

(عقاب الاعمال/۳۳۰؛ واعلام الدین/۴۱۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ،

جو شخص قرآن سیکھے اور اس پر عمل کرے اور دنیاوی زینتوں کو اس پر ترجیح دے تو وہ عذاب الہٰی کا حقدار قرار پائے گا ۔

۹۰

قال علی علیہ السلام ،

اَللهَ اللهَ فِي الْقُرْآنِ ! لَا يَسْبِقُكُمْ بِالْعَمَلِ بِهِ غَيْرُكُمْ ۔

(نہج البلاغہ/۴۲۲؛ نامہ ۴۷)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا،

خدا کے لئے قرآن پر عمل کے مرحلے میں ایسا نہ ہو کہ دوسرے تم سے آگے نکلیں۔

۹۱

قال علی علیہ السلام:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ، فَهُوَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّخِذُ آيَاتِ اللهِ هُزُواً۔

(تفسیر العیاشی ۱/۱۲۰)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا،

اس امت (مرحومہ) میں سے جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے باوجود جہنم جائے تو یقیناً یہ وہی شخص ہے جس نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا ہے۔

۹۲

قال علی علیہ السلام:

عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ، أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ، وَرُدُّوا مُتَشَابِهَهُ إِلَى عَالِمِهِ فَإِنَّهُ شَاهِدٌ عَلَيْكُمْ وَأَفْضَلُ مَا بِهِ تَوَسَّلْتُمْ

(شرح غرر الحکم ۴/۳۰۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

اس قرآن کے ذریعے تم پر لازم ہے کہ اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام اس کے محکمات پر عمل کرو اور اس متشابہات کو اس کے عالموں کے سامنے پیش کرو۔ کیونکہ قرآن (قیامت کے دن) تم پر گواہ ہے۔ اور یہی افضل ترین چیز ہے جسے تم اللہ کے ہاں وسیلہ بنا سکتے ہو۔

۹۳

تفسیر بالرائے

قال اللہ جل جلالہ :

مَا آمَنَ بِي ، مَنْ فَسَّرَ بِرَأْيِهِ كَلَامِي.

(العیون ۱/۱۱٦ ؛ والتوحید/٦٨، وأمالی الصدوق/١٥)

خداوند عالم نے فرمایا۔

وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے میرے کلام کی تفسیر اپنی رائے سے کی۔

۹۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

مَنْ فَسَّرَ الْقُرآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(عوالی اللآلی ٤/١٠٤)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی تو گویا اس شخص نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

٩٥

قال علی علیہ السلام:

إِيَّاكَ أَنْ تُفَسِّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِكَ حَتّٰى تَفْقَهَهُ عَنِ الْعُلَمَاءِ۔ (التوحيد/٢٦٤)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ۔

خبردار کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنے لگو مگر یہ کہ علماء سے سمجھنے کی کوشش کرو ۔

راسخون فی العلم

وَاَنزَلنَا اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ
اِلَیهِم ۔ (النحل/٤٤)

خداوندعالم نے فرمایا۔
ہم نے قرآن کو آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے جو کچھ نازل کیا ہے اسے واضح کر کے بیان کرو۔

۹۶

وَمَا یَعلَمُ تَأوِیلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّاسِخُونَ فِی العِلمِ ۔

(آل عمران: ۷)

خداوندعالم نے فرمایا۔
اس کی تاویل سوائے اللہ اور راسخون فی العلم کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

۹۷

قال الباقر علیه السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ أَفضَلُ الراسخینَ فی العِلمِ قَدعَلَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جَمیعَ مَا أُنزِلَ عَلَیهِ مِنَ التَّنزِیلِ وَالتَّأوِیلِ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُنزِلَ عَلَیهِ شَیئاً

لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ ۔ وَأَوصِيَاءُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ ۔

(الكافی ۱/۲۱۳، وبصائر الدرجات /۲۰۳)

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راسخون فی العلم کے بہترین فرد تھے۔ اور خداوند عالم نے تاویل وتنزیل میں جو کچھ نازل کیا تھا آپ کو سکھایا تھا۔ خداوند عالم نے کوئی ایسی چیز نازل نہیں کی جسے آپ کو نہ سکھایا ہو۔ اور آپ کے تمام اوصیاء بھی اسے جانتے ہیں۔

۹۸

قال الباقر علیه السلام:
إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا أُوتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكَامَهُ.

(الكافی ۱/۲۲۹؛ وبصائر الدرجات /۱۹٤)

بے شک ہمیں جو علم دیا گیا ہے وہ قرآن کی تفسیر اور اس کے احکام ہیں۔

۹۹

قال الصادق علیه السلام:
نحن الراسخونَ فی العلمِ، ونحن نَعلَمُ تأویلَه.

(الكافی ۱/۲۱۳؛ وتفسير العياشی ۱/۱٦٤؛ وبصائر الدرجات /۲۰٤)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔
ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی اس کی تاویل جانتے ہیں۔

۱۰۰

قال الصادق علیہ السلام:
اَلرَّاسِخُونَ فِی العِلْمِ أَمِیرُالمُؤمِنِینَ وَالأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ۔ (الکافی ۱/۲۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔
راسخون فی العلم امیر المومنین علیہ السلام اور آپ کے بعد والے ائمہ ہیں۔

ACC No. 7115 Date
Section
D.D. Class Status
NAJAFI BOOK LIBRARY

وقف نامہ

______ جلد کتاب ______________ برائے ایصال ثواب

مرحوم / مرحومہ ______________ ابن / بنت ______________

مسجد - امامبارگاہ - لائبریری ______________ میں

مومنین و مومنات کے استفادہ کے لئے وقف کی گئی ہے / ہیں۔

قارئین سے التماس دعا ہے

وقف کنندہ

____

____

تاریخ

____

مَنْ وَرَّخَ نَفْساً فَکَاَنَّمَا اَحْیَاهَا

Acc No. 7115 Date 3/3/99
Section ... Status ...
D.D. Class ...
RAJAPI BOOK LIBRARY

الحرمین پبلشرز پاکستان

الحرمین پبلیشرز پاکستان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.

ترجمہ:۔ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ (القرآن)

جی ہاں قدرت نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

آپ قرآن پڑھنا چاہتے ہیں مگر وقت کی کمی یا استاد کے میسر نہ آنے کی وجہ سے پڑھنا نہ سیکھ سکے ہوں تو مایوس نہ ہوں۔

<u>الحرمین پبلیشرز پاکستان</u> کراچی نے قرآن کریم درست پڑھنے کو آسان کر دیا ہے چالیس گھنٹے میں بیس اسباق آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعے از بر کریں۔ اور قرآن پڑھنا سیکھیں جو قرآن فہمی کی طرف پہلا قدم ہے الحرمین کی فخریہ پیشکش "<u>خود آموز ناظرہ قرآن</u>" خوشنما، دیدہ زیب فولڈر میں کتاب اور اس کے تدریسی چار عدد کیسٹ۔۔۔ آج ہی آرڈر دیں۔

علی بک ڈپو A-1 کلیٹن گارڈن سولجر بازار نمبر ۳ کراچی فون: 7227650